44738 ـ كيا نفل صدقہ بدعتى لوگوں كو ديا جاسكتا ہے؟

سوال

يہ تو معلوم ہى ہے كہ عراق كے اكثر رہائشى شيعہ ہيں، تو كيا ان كے ليے فنڈ اكٹھا كرنے والى تنظيموں كو شيعہ كے ليے فنڈ دينا جائز ہے، ہو سكتا ہے وہ اس مال كے ذريعہ اہل سنت كے خلاف قوت و طاقت حاصل كريں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

يہ حكم لگانا كہ عراق كى اكثريت آبادى شيعہ پر مشتمل ہے، صحيح نہيں كيونكہ اس ميں باريك بينى سے كام نہيں ليا گيا، اسكى وجہ يہ ہے كہ اس وقت جو اعداد و شمار ہمارے سامنے ہيں ان ميں سے اكثر بہت قديم ہيں، جو كہ پورى باريكى سے حاصل نہيں كيے گئے۔

بلكہ نئے اور جديد اعداد و شمار تو يہ اس كے برعكس ہيں، جس سے اس كا ثبوت ملتا ہے كہ معاملہ اسكے برعكس ہے،اور ان اعداد و شمار ميں تحصيل كى سطح پر مكمل جانچ پڑتا ل كى گئى ہے۔

بہر حال اگر رافضى كو دى جانے والى رقم فرض زكاۃ ميں سے ہے تواس كا سوال نمبر (1148) كے جواب ميں بيان ہو چكا ہے، ليكن اگر وہ رقم نفلى صدقہ و خيرات ہے تو اہل علم نے صراحت سے بيان كيا ہے كہ نفلى صدقہ كافر كو دينا جائز ہے۔

كتاب الام ميں امام شافعى رحمہ اللہ كا قول ہے:

"نفلى صدقہ كافر پر كرنے ميں كوئى حرج نہيں، ليكن فرضى ميں اس كا كوئى حق نہيں ہے"

ديكھيں: كتاب الام (2 / 65)

اور المغنى ميں ہے:

" تمام صاحبِ حيثيت افراد، صدقہ كرنے والے كے قرابت و رشتہ دار، اور كافر وغيرہ جن پر فرض صدقہ خرچ كرنا حرام ہے، انہيں نفلى صدقہ و خيرات دينا جائز ہے، اور انہيں لينے كا حق حاصل ہے"اسكى دليل اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِيناً وَيَتِيماً وَأَسِيراً

ترجمہ: اور وہ اللہ تعالی کی محبت میں مسکین، یتیم، اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں ۔

جبکہ اس وقت کافر کے علاوہ کوئی اور قیدی ہی نہیں تھا۔

دیکھیں: المغنی لابن قدامۃ المقدسی (2 / 277)

لیکن اگر وہ صدقہ کا مال کسی معصیت و نافرمانی یا مسلمان کو اذیت دینے میں استعمال کرتا ہے تو پھر کسی مسلمان شخص کو بھی دینا جائز نہیں چہ جائیکہ وہ کسی کافر اور بدعتی شخص کو دیا جائے۔

جو کچھ اوپر کی سطور میں بیان ہوا ہے اس کی بنا پر اگر تو یہ یقین ہو کہ یہ مال ان لوگوں تك پہنچے گا جو مسلمانوں کو اذیت دینے کے لیے طاقت اور قوت حاصل کرینگے تو پھر انہیں دینا جائز نہیں ہے، صدقہ و خیرات کے اہل لوگوں تك یہ مال پہنچانے کے لیے آپ کوئی اورطریقہ تلاش کر سکتے ہیں، اور بہتر اور اولی تو یہی ہے کہ مسلمان شخص اپنی زکاۃ کا مال اطاعت و فرمانبردار اور متقی قسم کے لوگوں کو دے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ " الاختیارات "صفحہ (103) میں کہتے ہیں:

"اور ایسے شخص کو زکاۃ کا مال نہیں دینا چاہیے جو اس کے ساتھ اطاعت و فرمانبرداری میں معاونت حاصل نہ کرے، کیونکہ اللہ تعالی نے زکاۃ کی فرضیت ضرورت مند مؤمنوں کیلئے اطاعت الہی میں مدد کے طور پر کی ہے، مثلا: فقراء و تاوان بھرنے والے، اور مومنوں کی مدد کرنیوالا۔

لہذا جو محتاج اور ضرورتمند شخص نماز ادا نہیں کرتا اسے ترکِ نماز پر توبہ کرنے تک کچھ نہیں دیا جائے گا، یہاں تک وہ اوقات پر نماز ادا کرنے کی پابندی کرنے لگ جائے۔

واللہ اعلم .